مولانا عبدالقیوم حقانی

تعارف و تبصرۂ کتب

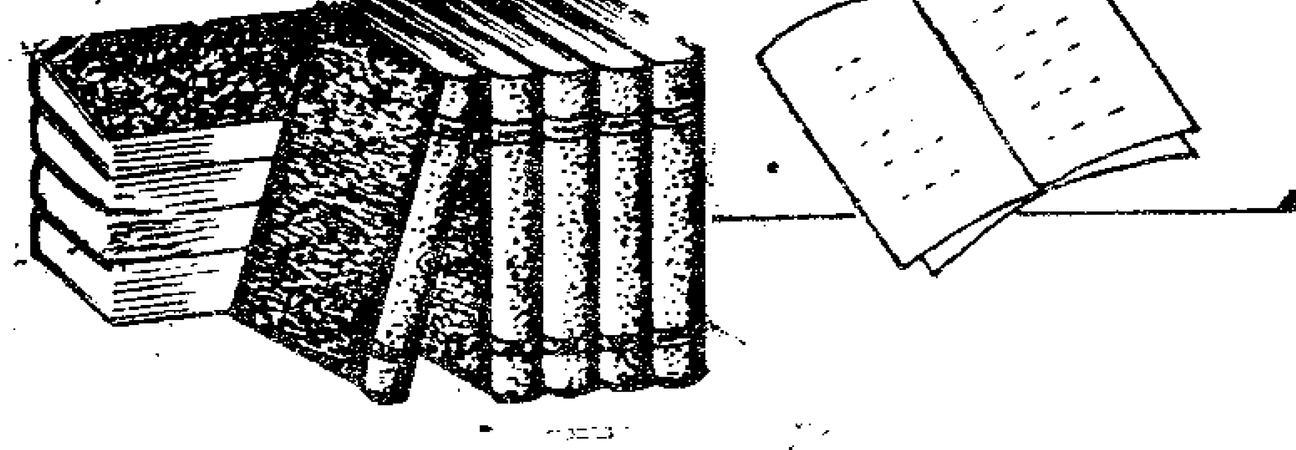

تکملہ فتح الملہم بشرح صحیح الامام مسلم | تالیف :- مولانا محمد تقی عثمانی صفحات ۶۹۲ - قیمت ۲۰۰/=
پتہ :- مکتبہ دارالعلوم کراچی - ۱۴

ہندوستان میں بارھویں صدی کے وسط سے پندرھویں صدی تک شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لے کر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانی تک اکابر علمائے دیوبند و اساتذہ حدیث نے، حدیث کی ترویج و اشاعت، درس حدیث کے احیاء، فن حدیث کے ساتھ اعتناء اور اس موضوع پر محققانہ و بصیرانہ تصنیفات کے ساتھ جو عظیم تجدیدی اور انقلابی کارنامہ سرانجام دیا وہ ملت اسلامی اور تاریخ انسانیت کا روشن اور تابناک باب ہے۔

اکابر علماء دیوبند نے تو درس و مطالعہ، تدریس اور شرح و تحشیہ کا ایک نیا ذوق اور نئی تحریک پیدا کر دی۔ انہوں نے حدیث رسولؐ سے عشق و فریفتگی اس کی نشر و اشاعت، تشریح و تفہیم، تدریس و تعلیم اور تبلیغ و تعمیم کو اپنی زندگی کا مقصد اولین قرار دیا۔

علم حدیث ان کا اصل ذوق اور محنت و تحقیق کا میدان رہا۔ وہ اس کو تقرب الی اللہ اور تقرب الی الرسولؐ کا سب سے بڑا وسیلہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ زندگی بھر یہی ان کا شعار و دثار رہا اور ان ہی کو یہ کہنے کا حق حاصل تھا ؂

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الا حدیث یار کہ تکرار مے کنم

چنانچہ وسیع پیمانے پر درس حدیث کے حلقے قائم ہوئے، صحاح ستہ کے درس کا رواج ہوا۔ شرح حدیث کا دور شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس پر ایک عظیم اور وسیع کتب خانہ تیار ہو گیا۔ اور ہندوستان فن حدیث شریف کا مرکز بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس صدی میں اکابر علماء دیوبند اور اساتذہ حدیث سے علم حدیث کی اشاعت و خدمت کا جو کام لیا بظاہر اس قرن میں اس کا تصور بھی مشکل تھا۔ انہوں نے حدیث کی اہم کتابوں پر عربی اردو حاشیے اور شروحات لکھے۔ علامہ انور شاہ کشمیری کی فیض الباری، عرف شذی۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی بذل المجہود۔ مولانا محمد یوسف کاندھلوی کی امانی الاحبار۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی التعلیق الصبیح۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی لامع الدراری الکوکب الدری اوجز المسالک اور تقریرات بخاری (اردو) علامہ انور شاہ اور علماء دیوبند کے

حدیثی افادات کا گراں قدر مجموعہ انوارالباری (اردو) مولانا بدر عالم میرٹھی کی ترجمان السنہ اور جواہر الحکم مولانا محمد یوسف بنوری کی معارف السنن مولانا ظفر احمد تھانوی کی اعلاء السنن، مولانا شبیر احمد عثمانی کی فضل الباری (اردو) اور فتح الملہم، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی حقائق السنن (اردو) اس کی زندہ وجاوید اور غیر فانی مثالیں ہیں۔

فتح الملہم مولانا شبیر احمد عثمانی جو دارالعلوم دیوبند کے عظیم الشان بلند مقام محقق اور نامور فرزند ہیں کی تصنیف ہے جو امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری کی شہرۂ آفاق کتاب الجامع الصحیح کی شرح ہے جس کی صرف تین ضخیم جلدیں مکمل ہوسکیں جسے صرف پاک وہند میں نہیں بلکہ عالم اسلام کے ہر حصہ میں اہل علم نے نہ صرف یہ کہ زبردست خراج تحسین پیش کیا بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں اور اہم علمی کاموں میں اس سے استفادہ بھی کیا اس طرح موصوف کی یہ گراں قدر تصنیف صرف مسلمانان برصغیر کے لئے نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے سرمایۂ افتخار بن گئی۔

علامہ زاہد الکوثری نے اسے دیکھ کر اپنے رسالہ "الاسلام" میں تحریر فرمایا۔

فتح الملہم کے مصنف لائق وفائق، حجت اور مختلف علوم کے جامع زمانے کے محقق، مفسر، محدث، فقیہہ بارع، نقاد وغواص، بحر علم کے شناور، مولانا شبیر احمد عثمانی شیخ الحدیث ومدیر دارالعلوم دیوبند ہیں۔ (الاسلام) غالباً یہ شرح پانچ چھ جلدوں میں مکمل ہوتی۔ مگر افسوس کہ حضرت علامہ عثمانیؒ کا وصال ہوگیا اور یہ کتاب ناقص رہی۔

ملک وبیرون ملک ارباب علم وفضل اور علمی حلقے اس کی تکمیل کے خواہشمند تھے جس کے پیش نظر اس سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تحریک بھی چلائی۔ محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوریؒ اور جامع المنقول والمعقول حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ کو اس کی تکمیل پر آمادہ کرنے کی کوشش بھی کی مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ یہ کام اس وقت مکمل ہو جاتا۔ بالآخر حضرت مفتی صاحب مرحوم نے اپنے حین حیات اپنے لائق، فاضل اور ہونہار فرزند حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو اس کام کی تکمیل پر لگادیا۔ اور خود اس کی نگرانی فرماتے رہے۔ قسام ازل نے اس مہتم بالشان کام کی تکمیل کی سعادت مولانا محمد تقی عثمانی کے نصیب میں لکھی تھی۔ جو انہیں تکملہ فتح الملہم کی صورت میں حاصل ہورہی ہے۔

مولانا محمد تقی عثمانی کو فتح الملہم کے مصنف علامہ شبیر احمد عثمانی کی طرح علم سے خاندانی مناسبت خداداد حافظہ وذہانت سخت محنت ومشقت شوق مطالعہ، ذوق علم اور سب سے بڑھ کر توفیق خداوندی نے ان کو جدید وقدیم اسلامی امور پر عبور اور علمی تبحر عطا فرمایا ہے۔ اکابر علما راساتذہ حدیث اور معاصرین جو سن میں آپ سے بڑے اور اپنے زمانہ کے مسلّم الثبوت استاد اور امام فن ہیں سب آپ کے تبحر وجامعیت

کے معترف ہیں۔

درس وتدریس میں انہماک ملکی وغیر ملکی اسفار اور اب سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے اہم قومی وملّی ذمہ داریوں کے باوجود تصنیفی ذوق اور تحریری کام میں انہماک اور تصنیفات بھی معمولی نہیں بلکہ صحیح مسلم کی شرح لکھنا جو تکملۂ فتح الملہم کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اسے علوم نبوت کی کرامت خرق عادت اور نبوت کا معجزہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب موصوف کے علمی کاموں میں مہتم بالشان اور ایک زبردست علمی وتصنیفی شاہکار اور عظیم کارنامہ ہے جس کی پہلی جلد پونے سات سو صفحات میں طبع ہو کر منظر عام پر آ گئی ہے۔ اور جو رضاع، طلاق، عتاق، بیوع اور مساقات کے مباحث پر مشتمل ہے جس کو موصوف نے طویل عرصہ کے انہماک واشتغال، ذوق مطالعہ وتحقیق اور خوب غور وتامل سے مرتب فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ شام کے مشہور محقق عالم، عالم اسلام کی مسلّم مایۂ ناز شخصیت جناب شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے اپنے پیش لفظ میں اس کتاب کی تحقیقات کو نادر المثال قرار دیا ہے۔

موصوف کی تازہ وعظیم تصنیف تکملۂ فتح الملہم کے کچھ منفرد خصوصیات ہیں جو اسے قدیم شروحات حدیث بلکہ عصر حاضر کے جدید شروحات سے بھی نمایاں اور ممتاز کر دیتے ہیں۔ عقلیت پسند اور جدت طلب دور میں یقیناً یہ ایک گراں قدر بلند پایہ علمی تحفہ ہے۔ جو علمی ودینی حلقوں میں پہنچ رہا ہے۔ اور بلا مبالغہ بطور اظہار حقیقت ہمیں یہ کہنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ یہ کتاب مصنف کی عظیم شاہکار تصنیف ہے جو ان کے علم وفن کی آئینہ دار ہے۔ ذیل میں ان ہی خصوصیات کو اجمالاً درج کیا جا رہا ہے جس سے اصل کتاب کے سمجھنے اور اس سے استفادہ کرنے میں مدد ملے گی۔

۱۔ محققانہ اور محدثانہ طرز پر شرح حدیث اور اس کے متعلقات پر بحث کے لئے شارح کو توبہ وانابت، خوف وخشیتِ الٰہی، عشقِ رسول ﷺ، صفائی قلب ونورِ باطن، ذکر وفکر، عمل بالحدیث کا جذبہ، متون حدیث پر نظر، رجال وطرق اور علل سے آگاہی، مذاہب اربعہ کے اصول کتب سے واقفیت، اصول فقہ اور علم الخلاف سے واقفیت، عربیت میں پختگی، کلام وفلسفہ اور حقائق پر نظر۔ وسعت وسرعت مطالعہ اور اس نوع کے جملہ صفات وملکات اور کمالات سے متصف ہونا ضروری ہے اور الحمد للہ کہ ہمارے نوجوان فاضل وشارح کو اللہ تعالیٰ نے اکابر علماء واساتذۂ حدیث کی صحبت، اہل اللہ کی معیت وخدمت، اہل دل سے عقیدت ونسبت بالخصوص مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی خصوصی توجہ وتربیت اور پدرانہ شفقت اور صاحب کمال بزرگوں کے خصوصی عنایات کے طفیل مذکورہ صفات وملکات سے مالا مال فرمایا ہے کتاب کے گہرے اور تحقیقی مطالعہ سے پڑھنے والا یہ تاثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شارح مقاصدِ شریعت اور روحِ دین سے واقف ہے اور انہیں علوم وفنون کی ہمہ گیر معلومات ومشکلات اور دین کے اصول وفروع پر کافی عبور حاصل ہے۔

۲- ہر مبحث اور ہر موضوع میں شارح کی بحث اصولی و مرکزی اطمینان آفرین تشفی بخش اور موجب یقین ہے جو احادیث کے مستند ذخیروں میں پھیلے ہوئے طویل ترین مباحث کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔ موضوع سے متعلقہ بحث پڑھ لینے کے بعد پڑھنے والے کو بدیہی طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہی دین کا مزاج اور اس کی روح ہے

۳- اور سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ موصوف نے یہ شرح کسی علمی گوشہ یا دنیا سے الگ تھلگ جزیرہ میں بیٹھ کر نہیں لکھی بلکہ بین الاقوامی حالات کے سٹیج پر (کہ مصنف سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس ہیں) عین زندگی کے میدان میں اور عوام کے درمیان رہ کر ان کے حالات و ضروریات سے واقف ہو کر سوسائٹی کے ذہن و اخلاق اور ماحول و زمانہ کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جواں سال مگر باکمال شارح، کا دل و دماغ اور انسانی احساسات و جذبات رکھنے والا ایک بیدار مغز نقاد، زمانہ کی رفتار اور حالات حاضرہ سے باخبر اور ذی رائے انسان ہے۔

اس خصوصیت کی وجہ سے موصوف کی اس تازہ پیش کش کو ملک و بیرون ملک علمی حلقوں میں مقبولیت اور دلآویزی حاصل رہے گی۔ جو قدیم شروحات اور جدید تصنیفات میں کمیاب اور اکثر نایاب ہے۔

۴- مصنف، شروحات حدیث کی ضخیم اور محققین و مصنفین کے صفحات میں پھیلے ہوئے مباحث کو حد درجہ حزم و احتیاط کے ساتھ سطروں میں اس خوبی کے ساتھ تلخیص فرماتے ہیں جیسے ماہر دواساز عرق اور عطر ساز روح کشید کرتے ہیں۔ اور باکمال صاحب فن ہر چیز کا جوہر نکال لیتے ہیں۔ مصنف نے مباحث میں ترتیب، ضبط اختصار اور جامعیت کو ملحوظ رکھا ہے۔ انتشار و طوالت اور اطناب سے ہر جگہ اجتناب کی کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ مباحث خواہ عقلی ہوں یا نقلی، قدیم ہوں یا جدید۔ موصوف کی اس شرح میں یکسا جاتنا محدثانہ اور محققانہ مواد مل جاتا ہے کہ صرف اسی ایک تصنیف کو متعلقہ مباحث میں ایک کتب خانہ کے قائم مقام قرار دیا جا سکتا ہے اس طرح یہ تصنیف اساتذہ حدیث اور طالبان علوم نبوت کے لئے ایک گراں قدر علمی تحفہ، مباحث، معلومات فوائد و نکات اور نادر تحقیقات و تنقیحات کا خزانہ بن گیا ہے۔ جو ان کو سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اساتذہ حدیث کو ان مباحث میں جو ہفت خواں سر کرنا پڑتا ہے اس شرح کے آجانے سے اس کی افادیت و اہمیت کو وہ حضرات خوب سمجھ سکتے ہیں جن کو علمی و تحقیقی اور تدریسی میدان میں ان مسائل سے واسطہ پڑا ہو۔ وجہ یہ ہے کہ شارح نے مسلم شریف کے جس حصہ پر قلم اٹھایا ہے وہ زیادہ تر معاملات سے متعلق ہے جس میں عام طور پر شراح حدیث نے اختصار سے کام لے لیا ہے۔ جب کہ اس موضوع پر تفصیلی مباحث کے لئے کافی محنت، صبر آزما مطالعہ، اور ہزاروں مآخذ کو کھنگالنا پڑتا ہے۔ تب کہیں گوہر مقصود ہاتھ آتا ہے۔

۵- ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس شرح میں موضوع کی طرح خشکی یبوست پیچیدگی اور قدیم متون و شروحات کی شان نہیں ہے۔ کہ ہر لفظ بند ھا ٹکا اور قانونی و اصطلاحی ہو بلکہ مصنف کا ادبی معیار اور ذوق بہت

الحق

کتاب کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا خالص عربی النسل شخص لکھ رہا ہو۔ تحریر میں سلاست

ادیبانہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے ... انتہا کو چھوتی ہے جس کی وجہ سے کتاب

زورِ عربیت اور کہیں کہیں تو بلاغت وادبیت اوجِ خطابت کے انتہا کو چھوتی ہے جس کی وجہ سے کتاب

دلچسپ، جاندار اور اس کے مضامین ومباحث پُرزور بن گئے ہیں۔

۶۔ کتاب میں جگہ جگہ بحث کے دوران سلف صالحین بالخصوص اکابر علماء دیوبند کے طریقِ تشریح ان کی فکری

کاوشیں اور ان کا دینی وعلمی فکری وعملی تفوق اور فضیلتیں ٹپکتی نظر آتی ہیں۔

۷۔ باب میں آنے ہوئے احادیث کے ایک ایک جزء کی جامع اور مکمل تشریح، تخریج، رواۃ کے حالات، ان کے

اسماء کا صحیح ضبط اور تعارف، مختلف طرقِ حدیث کا مفصل بیان، ائمہ مجتہدین کے مذاہب دلائل اور ترجیح راجح

کے لئے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

۸۔ عہد حاضر میں مستشرقین، دہریوں، سوشلسٹوں، کمیونسٹوں اور لادین عناصر کے غلط نظریات اور

پھیلائے ہوئے شبہات کا شافی جواب اور ضمناً فتنوں کا زبردست تعاقب کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں "الحکمۃ

فی کثرۃ ازواجہ ص ۹۵۔ الطلاق فی الدیانات والمجتمعات الکافرہ ص ۱۳۰۔ الرّق فی الاسلام ص ۲۶۳

مسئلۃ الاقتصاد فی الاسلام ص ۳۰۰ وغیرہ معرکۃ الآراء مباحث ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نئے فقہی مسائل، مثلاً

بیع حقوق، نوٹوں کے احکام، کرنسی کے تبادلے اور اس جیسے دیگر پیچیدہ عنوانات وموضوعات پر نادر

تحقیقات اور علمی تنقیحات کا احتوا کیا گیا ہے۔

۹۔ احادیث کی لغوی نحوی تحقیق اور تقریباً ہر حدیث کے ساتھ صحاح ستہ میں اس کی پوری تخریج، موضوع

سے متعلق دیگر احادیث کا تذکرہ اور متعلقہ مباحث، صحیح مسلم کی مختصر حدیث یا مختصر واقعہ کی حدیث کی دوسری

کتابوں سے توضیح وتکمیل اس کے علاوہ جگہ جگہ احادیث سے حاصل ہونے والے ضمنی فوائد، روزمرہ کے معمولات

میں ان سے حاصل ہونے والے ہدایات کی تشریح وتوضیح بھی سہل واضح اور دلنشین انداز میں کی گئی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ باری تعالیٰ شارح کو جلد اس کی تکمیل کی توفیق ارزانی فرماوے۔

امید ہے کہ شارح صرف اس کی تکمیل پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ جس نئے اسلوب اور جدید ومفید انداز

سے انہوں نے صحیح مسلم کی شرح پر قلم اٹھایا ہے اسی اسلوب پر موصوف فتح الملہم کی روشنی میں صحیح مسلم پر

ازسرِنو اپنے جدید انداز میں ایک جامع اور مبسوط شرح کا کام شروع کردیں گے۔

جو طلبہ واساتذہ حدیث کے لئے ایک نادر علمی تحفہ، علمی وتحقیقی حلقوں کے لئے ایک گراں قدر تحقیقی

شاہکار اور خود مصنف کے لئے ایک عظیم علمی کارنامہ ہوگا۔